ڈاکٹر سہیل عباس

استاد شعبہ اردو، جامعہ ٹوکیو برائے مطالعات خارجی، جاپان

سجاد ظہیر: کتابیات

Dr. Sohail Abbas

Professor, Urdu Department,

Tokyo University of Foreign Studies, Japan

Sajjad Zahir: Bibliography

Sajjad Zahir was a prominent Urdu Writer, Marxist and Thinker. He was born in Lukhnow, India in 1903 and died in1973. He was a founder member of 'Progressive Writer Movement'. Apart from his political activities he contributed Urdu literature in different genres. He left a Novel, A collection of Poems, Compiled a history about 'Progressive Writer Movement' and few translations. In this paper a bibliography has been compiled about Sajjad Zahir.

سجاد ظہیر،سید سجاد ظہیر (لکھنؤ، ۵/نومبر ۱۹۰۵ء-۱۳/ستمبر ۱۹۷۳ء، الماتی): ڈرامہ نگار , ادیب۔لکھنؤ کے ایک ممتاز خاندان میں پیدا ہوئے۔ان کے والد سید وزیر حسن اودھ کورٹ کے جج تھے۔ابتدائی تعلیم لکھنؤ میں پائی، پھر لندن چلے گئے اور آکسفورڈ سے بیرسٹری پاس کی۔انگلستان سے واپسی کے بعد کیمونسٹ پارٹی میں شامل ہوگئے۔عرب ممالک میں لبنان، شام ،مصر اور الجیرا وغیرہ کے دورے کیے۔روس بھی گئے۔پاکستان میں ایک عرصہ نظر بند رہے پھر ہندوستان واپس آگئے ان کی وفات الماتا (قزاقستان) میں ہوئی جہاں وہ افریقی ایشیائی کانفرنس میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے۔

سجاد ظہیر انجمن ترقی پسند مصنفین کے بانیوں میں تھے۔ترقی پسند تحریک کے وہ معمار تھے۔لندن میں ہندوستانی ترقی پسند ادیبوں نے اپنی تحریک کا جو پہلا مینی فسٹو تیار کیا تھا اس پر ڈاکٹر ملک راج آنند، سجاد ظہیر، ڈاکٹر جیونی گھوش، ڈاکٹر کے ایس بھٹ ،ڈاکٹر ایس سہنا اور ڈاکٹر محمد دین تاثیر کے دستخط تھے۔ادبی دنیا میں انھوں نے ''انگارے'' میں شامل افسانوں کے ساتھ قدم رکھا۔یہ کتاب شائع ہوتے ہی بحث کا موضوع بن گئی۔پھر ان کا ناول ''لندن کی ایک رات'' شائع ہوا۔انگارے کے افسانوں اور لندن کی ایک رات کے بعد ان کی اہم تصنیف ''روشنائی'' ہے۔انھوں نے نثری نظموں کا تجربہ بھی کیا، جن کا مجموعہ ''پگھلا نیلم'' ہے۔نیا پن اختیار کرنے کے باوجود سجاد ظہیر ادب کی روایت سے رشتہ توڑنے کے قائل نہ تھے۔ان کی دوسری قابل ذکر کتابیں یہ ہیں۔ذکر حافظ ،نقوش زنداں (خطوط کا مجموعہ)۔شیکسپیر کے ڈرامے اوتھیلو کا ترجمہ بھی کیا۔دو اخباروں ''نیا دور'' اور ''حیات'' کے مدیر بھی رہے۔[۱]

توقیت:

- نام: سید سجاد ظہیر ☆ ادبی نام: سجاد ظہیر (بنّے بھائی) ☆ والد کا نام: سر سید وزیر حسن (۱۸۷۴ء۔۱۹۴۷ء) ☆ والدہ کا نام: سکینہ الفاطمہ عرف سُکن بی بی ☆ مقام پیدائش: منجھلے صاحب کا مکان، گولہ گنج لکھنؤ (یوپی) ☆ بھائی بہنوں کے نام: سید علی ظہیر۔نور فاطمہ (مسز سید عبدالحسن ولد پروفیسر نورالحسن)۔سید حسن ظہیر۔سید حسین ظہیر۔نور زہرہ (مسز نظیر حسین)۔سید سجاد ظہیر۔سید باقر ظہیر ☆ شادی: ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو خان بہادر سید رضا حسین کی بڑی بیٹی رضیہ دلشاد سے اجمیر میں ہوئی ☆ اولاد: نجمہ ظہیر باقر۔نسیم بھاٹیہ۔نادرہ ظہیر ببر، نور ظہیر گپتا
- تعلیم: میٹرک: گورنمنٹ جوبلی ہائی اسکول لکھنؤ ۱۹۲۱ء۔بی اے: لکھنؤ یونی ورسٹی ۱۹۲۶ء۔ایم اے: آکسفورڈ یونی ورسٹی۔بارایٹ لا: لندن ۱۹۲۷ء تا ۱۹۳۵ء۔ڈپلوما ان جرنلزم
- سیاسی وسماجی سرگرمیاں:

☆ ۱۹۱۹ء: تحریک آزادی میں حصہ لینا شروع کیا ☆ ۱۹۲۷ء: انڈین نیشنل کانگریس (لندن برانچ) میں شرکت کی اور لندن میں زیر تعلیم طلبا کو جمع کیا اور مظاہرے کیے ☆ ۱۹۲۹ء: انگلستان میں مقیم ہندوستانی طلبا کا پہلا کیمونسٹ گروپ قائم کیا ☆ ۱۹۳۰ء: لندن میں کیمونسٹ پارٹی کی رکنیت حاصل کی ☆ ۱۹۳۵ء: لندن میں ہندوستانی ترقی پسند مصنفین کی انجمن قائم کی اور اس کا پہلا منی فسٹو تیار کیا۔اسی سال ہندوستانی مارکسسٹ طلبا کا ایک گروپ بنا کر برٹش کیمونسٹ پارٹی سے رابطہ کر کے فاشزم کے مقابلے میں سینہ سپر ہو گئے۔نومبر ۱۹۳۵ء میں ہندوستان واپس آ گئے اور الہ آباد ہائی کورٹ میں پریکٹس کرنے لگے۔انڈین نیشنل کانگریس کی رکنیت اختیار کی اور الہ آباد شہر کی کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری ہو کر جواہر لال نہرو کے ساتھ کام کرنے لگے۔بعد ازاں آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ممبر منتخب ہوئے اور کانگریس کے مختلف شعبوں خاص طور پر فارن افیئرس اور مسلم ماس کنٹکٹ سے وابستہ رہے۔ساتھ ہی کانگریس سوشلسٹ پارٹی اور آل انڈیا کسان سبھا جیسی تنظیموں کو تشکیل دے کر کسانوں اور مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے رہے۔اسی زمانہ میں وہ ماہنامہ ''چنگاری'' سہارنپور کے مدیر بھی رہے ☆ ۱۹۳۶ء: میں انجمن ترقی پسند مصنفین کی پہلی کانفرنس لکھنؤ میں منعقد کی جس کی صدارت منشی پریم چند نے کی تھی۔انجمن ترقی پسند مصنفین کے سکریٹری منتخب ہوئے۔برطانوی حکومت کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کرنے کے جرم میں تین بار جیل گئے۔سنٹرل جیل لکھنؤ میں دو سال قید کاٹی۔قید کے دوران مختلف ناموں سے اخباروں کے لیے لکھتے رہے ☆ ۱۹۴۲ء: جیل سے رہائی کے بعد پارٹی کے لیے آزادی اور مستعدی سے کام کرنا شروع کر دیا۔پارٹی کے ترجمان ''قومی جنگ'' اور ''نیا زمانہ'' نامی اخباروں کے مدیر اعلیٰ رہے ☆ ۱۹۴۳ء: انجمن ترقی پسند مصنفین کو مستحکم اور منظم کرنے میں لگے رہے۔ملک کی ساری زبانوں کے ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور فن کاروں کو انجمن سے وابستہ کیا ☆ ۱۹۴۸ء: تقسیم ہند کے بعد پارٹی ہائی کمان کے فیصلہ کے مطابق پاکستان گئے اور وہاں کیمونسٹ پارٹی آف پاکستان کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔پاکستان میں طلبا، مزدوروں اور ٹریڈ یونین کے ممبروں کی تنظیم کی ☆ ۱۹۵۱ء: حکومت پاکستان نے راولپنڈی سازش کیس میں

گرفتار کیا۔تقریباً ساڑھے تین سال انڈر گراؤنڈ رہے اور چار سال جیل میں گزارے۔اسی دوران ''ذکر حافظ'' اور ''روشنائی ''تحریر کی ☆۱۹۵۵ء: میں جواہر لال نہرو کی خصوصی توجہ سے ہندوستان واپس آئے اور پھر اپنی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے ۔انجمن ترقی پسند مصنفین کی از سر نو تنظیم کی اور پارٹی کے سکریٹری مقرر ہوئے ☆۱۹۵۸ء: میں تاشقند میں منعقد پہلی ایفرو ایشین رائٹرس ایسوسی ایشن کے سکریٹری مقرر ہوئے ☆۱۹۵۹ء: ہفتہ وار ترقی پسند رسالہ ''عوامی دور'' کے چیف ایڈیٹر ہوئے۔بعد میں اسی اخبار کا نام بدل کر ''حیات'' رکھا گیا ☆۱۹۶۲ء: ملک کے مختلف ریاستوں مثلاً بنگال، اتر پردیش، آندھرا پردیش، پنجاب، راجستھان، مہاراشٹر اور بیرونی ممالک مثلاً جرمنی، پولینڈ، روس، چیکوسلاواکیا، ہنگری، بلغاریہ اور رومانیہ میں ایفرو ایشین رائٹرس ایسوسی ایشن کو مستحکم کرنے میں لگے رہے ☆۱۹۷۱ء: ویت نام کے ادیبوں کی دعوت پر وہاں کا دورہ کیا اور ویت نام لاؤس اور کمبوڈیا میں امریکی جبر و تشدد کے خلاف کام کیا۔۱۳ر ستمبر کو الما آتا روس میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوا۔تدفین جامعہ ملیہ اسلامیہ اوکھلائی دہلی کے قبرستان میں ہوئی۔

۞اسفار: ۱۹۲۷ء سے ۱۹۷۳ء تک جن ممالک کا سفر کیا:

☆برطانیہ ☆ فرانس ☆ بلجیم ☆ جرمنی ☆ ڈنمارک ☆ آسٹریا ☆ اٹلی ☆ سوئیٹزرلینڈ ☆ روس ☆ پولینڈ ☆ چیکوسلاواکیہ ☆ رومانیہ ☆ بلغاریہ ☆ ہنگری ☆ مصر ☆ الجیریا ☆ لبنان ☆ شام ☆ عراق ☆ افغانستان ☆ کیوبا ☆ ویت نام ☆ سری لنکا۔☆ پاکستان۔

سجاد ظہیر پر پی ایچ ڈی کا مقالہ ''سجاد ظہیر: حیات اور ادبی خدمات''، ڈاکٹر نصیر الدین ازہر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی ۱۹۹۶ء میں ڈاکٹر شمیم حنفی کی نگرانی میں لکھا۔کتابی شکل میں یہ مقالہ ''سجاد ظہیر: حیات وجہات (تحقیق و تنقید)، نئی دہلی: مظہر پبلی کیشن، A-1، جوگا بائی ایکسٹنشن، کھجوری روڈ ۲۰۰۴ء، میں مصنف نے خود شائع کیا۔اس کے مشمولات:

☆مقدمہ، ۷ ☆ آئینہ حیات، ۱۴ ☆ (الف) سجاد ظہیر کے عہد کا سیاسی، سماجی اور ادبی منظر نامہ، ۱۹ ☆ (ب) حیات و شخصیت، ۳۴ ☆ (ج) سیاسی و سماجی افکار، ۶۲ ☆ (د) ترقی پسند مصنفین کا قیام اور اغراض و مقاصد، ۹۴ ☆ (ر) ادبی شہ پاروں کا تنقیدی مطالعہ، ۱۳۳ ☆ انگارے (افسانوی مجموعہ) ۱۳۴ ☆ بیمار (ڈراما) ۱۶۱ ☆ لندن کی ایک رات (ناول) ۱۶۷ ☆ اردو ہندی ہندوستانی (لسانی مسئلہ) ۱۸۷ ☆ نقوش زنداں (سجاد ظہیر کے خطوط) ۱۹۳ ☆ روشنائی (ترقی پسند تحریک، تاریخ و تذکرہ) ۲۱۲ ☆ ذکر حافظ (تنقید) ۲۲۹ ☆ پگھلا نیلم (نثری نظمیں) ۲۴۶ ☆ (س) صحافت اور تراجم، ۲۷۴ ☆ کتابیات، ۳۰۹ ☆ تصاویر، ۳۱۷

سجاد ظہیر کی تصانیف و تالیفات:

۞(انگارے؛ افسانوں کا مجموعہ، لکھنؤ: نظامی پریس، ۱۹۳۲ء، ۱۳۴ص)

تبصرہ: اس مجموعے کے مرتب اور پبلشر خود سجاد ظہیر تھے۔اس مجموعے میں نو کہانیاں اور ایک ڈرامہ شامل تھا۔پانچ افسانے سجاد ظہیر کے تھے؛ (۱) نیند نہیں آتی (۲) جنت کی بشارت (۳) گرمیوں کی ایک رات (۴) دلاری (۵) پھر یہ

ہنگامہ۔ دو افسانے احمد علی کے (۱) بادل نہیں آتے (۲) مہاوٹوں کی ایک رات۔ محمود الظفر کا ایک افسانہ ''جوانمردی'' اور ایک افسانہ ڈاکٹر رشید جہاں کا ''دلّی کی سیر'' اور ان ہی کا ایک مختصر ڈرامہ ''پردے کے پیچھے'' بھی شامل تھا۔

انگارے کی اشاعت کے کچھ ماہ بعد سجاد ظہیر اپنی تعلیم مکمل کرنے واپس لندن چلے گئے، مگر ہندوستان میں ان کہانیوں کے خلاف ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ انگارے کی حمایت میں بابائے اردو مولوی عبدالحق نے رسالہ ''اردو' دیا نارائن نگم نے رسالہ ''زمانہ'' میں مئی ۱۹۳۳ء میں اس پر ستائشی تبصرے کئے۔ انگارے کی مخالفت میں ہفت روزہ ''سچ''، لکھنؤ مدیر عبدالماجد دریا بادی (''ایک شرمناک کتاب، گندگی کا ایک قدرداں کے عنوان سے سات شماروں میں مضامین)، سہ روزہ ''سرفراز''، لکھنؤ مدیر خواجہ اسد اللہ اسدؔ (ا۔ ''دنیائے مذہب میں ایک فتنہ''، ۲۵/ جنوری ۱۹۳۳ء۔ ۲۔ ''راجپال کی روح'' ۲۱/ فروری ۱۹۳۳ء) اور سید مصطفی حسین رضوی پیش پیش تھے۔ ان کے علاوہ ''ہمدم''، لکھنؤ ''نوید'' لکھنؤ، روزنامہ ''خلافت''، لکھنؤ ''مجز عالم'' مرادآباد، روزنامہ ''حقیقت''، لکھنؤ ''اسٹار'' الہ آباد وغیرہ نے ''انگارے'' کے خلاف آواز بلند کی۔ بقول قمر رئیس:

''یہ طوفان اس قدر بڑھا کہ یو پی کے گورنر کی کونسل میں اس پر بحث ہوئی اور نتیجتاً اسے تعزیراتِ ہند کی دفعہ ۲۹۵ الف کے تحت ضبط کرلیا گیا۔ جس کا باضابطہ اعلان ۲۵/ مارچ ۱۹۳۲ء کے سرکاری گزٹ میں ہوا۔''[۲]

❁ (بیمار، ۱۹۳۵ء؛ ڈرامہ)

تبصرہ:

لندن میں بنائی گئی ادبی محفل پی۔ ڈبلیو۔ اے میں پڑھا گیا۔ یہ ایک ایکٹ کا ڈرامہ ہے۔ اس ڈرامے کے چار کردار ہیں۔ پہلا بشیر جو اس ڈرامے کا مرکزی کردار ہے۔ دوسرا عزیز، تیسرا اس کی بیوی سلیمہ اور چوتھا کردار ایک نوکر کا ہے جس کا نام بدّل ہے۔ بشیر عزیز کا دور کا رشتہ دار ہے اور اپنی بیماری کے سبب عزیز کے یہاں دو ماہ سے مقیم ہے۔ عزیز بشیر کی تیمارداری کے لیے بیوی کو خوصی ہدایت کرتا ہے، بیوی بشیر کی تیمارداری میں اتنا محو ہو جاتی ہے کہ خاوند کو نظر انداز کرنا شروع کر دیتی ہے، عزیز جب دیکھتا ہے کہ پانی سر سے اونچا ہونے لگا ہے تو وہ بشیر کو جانے کے لیے کہتا ہے، جس سے بشیر کو کھانسی کا دورہ پڑتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔ سلیمہ بشیر کی موت سے ذہنی توازن کھو بیٹھتی ہے۔ پریم چند نے بھی سجاد ظہیر کے نام اپنے خط میں اسے ناکام ڈرامہ کہا ہے۔[۳]

❁ (لندن کی ایک رات، ۱۹۳۸ء؛ ناولٹ)

تبصرہ:

شعور کی رو میں لکھا گیا سات ابواب پر مشتمل یہ ناولٹ ۱۹۳۶ء میں مکمل ہوا اور ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔ یہ ناولٹ اعظم کے انتظار اور راؤ کی ملاقات سے شروع ہوتا ہے درمیان میں جین کا تذکرہ ہے۔ دوسرے باب یہ دونوں شراب خانے پہنچتے ہیں۔ ہندوستاں کی سیاسی، سماجی حالت پر تبصرہ کرتے ہیں۔ اسی دوران انگریز مزدور ٹام اور جم کی گفتگو سے برافروختہ ہوکر نعیم کے یہاں جاتے ہیں۔ نعیم کے یہاں دوسرے لوگ پہنچتے ہیں۔ پھر پارٹی کا ہنگامہ، موسیقی، رقص اور اسی کے درمیان بحث و

مباحثہمیں لندن میں ہندوستانی نوجوانوں کی نفسیاتی کیفیت، سیاسی وسماجی شعور، اشتراکی خیالات، روحانیت، غلامی سے نجات پانی کی ترکیبوں جیسے موضوعات شامل ہیں۔ پارٹی کے اختتام پر سب لوگ چلے جاتے ہیں تو صرف شیلا گرین اور مکان کا رہائشی نعیم رہ جاتے ہیں۔ اب چونکہ آدھی رات گذر چکی ہے اس لیے باقی ناولٹ شیلا کے عشق کی کہانی پر محیط ہے جو صبح ہونے تک جاری رہتی ہے۔[۴۲]

- (اردو ہندی ہندوستانی، ۱۹۴۷ء؛ لسانی مسئلہ)

تبصرہ:

یہ مقالہ اردو ہندی تنازع پر ۱۹۴۵ء کی حیدرآباد کانفرنس میں پڑھا گیا اور ستمبر ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔

- (نقوش زنداں، دہلی: مکتبہ شاہراہ، جون ۱۹۵۱ء؛ خطوط کا مجموعہ)

تبصرہ:

یہ خطوط سجاد ظہیر نے سنٹرل جیل لکھنؤ اور کنگ جارج میڈیکل کالج لکھنؤ سے اسیری کے دوران اپنی شریک حیات رضیہ سجاد ظہیر کو لکھے تھے۔ رضیہ سجاد ظہیر نے ہی اسے مرتب کر کے چھپوایا۔ انتساب سجاد ظہیر کی روپوشی کے نام ہے۔ پیش لفظ جوش ملیح آبادی نے لکھا تھا۔ اس مجموعے میں کل ۸۱ خطوط ہیں۔

- (ذکرِ حافظ، ۱۹۵۴ء؛ تنقید) (علی گڑھ: انجمن ترقی اُردو، ہند، ستمبر ۱۹۵۶ء، ۱۵۲ص)

تبصرہ:

حافظ شیرازی کے فکر وفن پر ناقدانہ نظر۔ یہ کتاب، جون جولائی ۱۹۵۴ء میں انہوں نے مچھ جیل بلوچستان میں دوران قید تحریر کی۔

- (روشنائی، ۱۹۵۹ء) (لاہور: مکتبۂ اُردو، نومبر ۱۹۵۶ء، ۴۱۳ص) (کراچی: مکتبۂ دانیال، ۱۹۷۱ء) (لاہور: مکتبہ اُردو، ۱۹۷۶ء) (نئی دہلی: سیما پبلی کیشنز، ۱۹۸۵ء، ۴۳۶ص) (مرتبین نجمہ ظہیر باقر، علی باقر، نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)

تبصرہ:

ترقی پسند تحریک کی تاریخ اور تذکرہ جس میں انجمن ترقی پسند مصنفین کی ابتدائی ۲۵ سالہ سرگرمیوں کا جائزہ ہے۔

- (پگھلا نیلم، ۱۹۶۴ء؛ نثری نظموں کا مجموعہ) (دہلی: نئی روشنی پرکاشن، ۱۹۶۴ء)

تبصرہ:

نثری نظم کی اصطلاح پہلی بار میراجی نے خود اپنی زیرِ ادارت بمبئی سے نکلنے والا رسالہ ''خیال'' میں استعمال کی تھی۔ اس رسالہ میں بسنت سہائے کے فرضی نام سے ۱۹۴۸ء میں میراجی نے نثری نظموں کے عنوان سے اپنی چند نظمیں شائع کی تھیں۔ سجاد ظہیر کے زمانے میں بھی یہ متنازع صنف سخن رہی۔ پگھلا نیلم کے معترضین میں فیض احمد فیض، راہی معصوم رضا، نیاز حیدر اور

سکندر علی وجد شامل ہیں۔

- (نئی تصویریں، ۱۱ستمبر ۱۹۴۲ء؛ ترقی پسند مصنفین کے آٹھ ڈراموں کا انتخاب)
- (اپنے لوگ؛ روسی کہانی کا ترجمہ) (ہفتہ وار ''قومی جنگ'' ۱۹۴۲ء)
- (اعتماد؛ نکولا داپتسا روف کی روسی نظم کا منظوم ترجمہ) (''حیات'' ۴/جنوری ۱۹۷۰ء)
- (اوتھیلو؛ شیکسپیر سے ترجمہ)
- (فیصلہ میں کروں گا؛ روسی کہانی کا ترجمہ) (ہفتہ وار ''قومی جنگ'' ۱۹۴۲ء)
- (کیڈڈ؛ وولیئر سے ترجمہ)
- (کاندید؛ والٹیئر سے ترجمہ)
- (گورا؛ رابندر ناتھ ٹیگور سے ترجمہ)
- (پیغمبر؛ خلیل جبران سے ترجمہ)
- (مضامینِ سجاد ظہیر، لکھنؤ: اُتر پردیش اکادمی، ۲۳/مارچ ۱۹۷۹ء، ۹۷ص)

مشمولات: ☆(۱) اردو شاعری کے چند مسئلے، ۱۸/اپریل ۱۹۳۶ء ☆(۲) اردو کے نثری ادب پر انقلاب روس کا اثر (حیات، دہلی) ☆(۳) ترقی پسند ادبی تحریک کے ۳۰ سال (حیات، دہلی) ۲۲/دسمبر ۱۹۶۵ء ☆(۴) ادب اور زندگی (حیات، دہلی) ۱۶/مارچ ۱۹۶۹ء ☆(۵) عظیم ترقی پسند شاعر: غالب (حیات، دہلی) مارچ ۱۹۶۹ء ☆(۶) حالی کی شاعرانہ اہمیت (برائے آل انڈیا ریڈیو، دہلی) ۱۰/مئی ۱۹۶۶ء ☆(۷) امیر خسرو دہلوی اور ان کی شاعری (حیات، دہلی) ۲/۱۹۷۲ء ☆(۸) گوئٹے اور شلر کے وطن میں چند دن (حیات، دہلی) ۸/اگست ۱۹۶۵ء ☆(۹) فن کار کی آزادی تخلیق (حیات، دہلی) ۲۵/اکتوبر ۱۹۶۴ء ☆(۱۰) شعر اور موسیقی ادبی معیار کا مسئلہ (حیات، دہلی) ۶/دسمبر ۱۹۶۴ء ☆(۱۱) اردو شاعری میں طنز ومزاح (حیات، دہلی) ۷/فروری ۱۹۶۵ء ☆(۱۲) نئی تخلیق کا مفہوم اور معیار (حیات، دہلی) ۷/فروری ۱۹۶۵ء ☆(۱۳) ایک خواب اور بھی اے ہمت دشوار (حیات، دہلی) ۱۷/اکتوبر ۱۹۶۵ء ☆(۱۴) وحید اختر کی شاعری (حیات، دہلی) ۱۶/جولائی ۱۹۶۷ء

سجاد ظہیر کے مضامین:

☆ (۱) اردو کی جدید انقلابی شاعری (نیا ادب) جولائی ۱۹۳۹ء ☆(۲) ''بہاراں'' پر تبصرہ (نیا ادب) اکتوبر ۱۹۴۰ء ☆(۳) یادیں (نیا ادب) جنوری فروری ۱۹۴۱ء ☆(۴) سمترا نندن پنت (نیا ادب) جنوری ۱۹۴۲ء ☆(۵) اتحاد وطن کا مقدس فریضہ (قومی جنگ) ۲۷/دسمبر ۱۹۴۲ء ☆(۶) ایک انقلابی شاعرہ (قومی جنگ) ۲۷/دسمبر ۱۹۴۲ء ☆(۷) ادب کے ایک نئے دور کا آغاز (قومی جنگ) ۲۷/دسمبر ۱۹۴۲ء ☆(۸) نئی تصویریں (قومی جنگ) ۲۷/دسمبر ۱۹۴۲ء ☆(۹) ترقی پسند انہ ادب کا پیغام (عالم گیر) اگست ۱۹۴۳ء ☆(۱۰) اردو شاعری اور اس کا مستقبل (ادب لطیف) جون

۱۹۴۷ء☆(۱۱)شعر محض (ادب لطیف) جون ۱۹۴۷ء☆(۱۲)لوئی آراگاں (ادب لطیف) سالنامہ ۱۹۴۸ء☆(۱۳)غلط رجحان (شاہ راہ، دہلی) فروری، مارچ ۱۹۵۱ء☆(۱۴)ترقی پسند تحریک اور اس کے معترضین (حیات، دہلی) ۲۴رجنوری ۱۹۵۶ء☆(۱۵)میاں افتخار الدین مرحوم ہندوستان کی تحریک آزادی کا بہادر مجاہد پاکستان کا نڈر جمہوری رہنما (عوامی دور)۵رمئی ۱۹۶۳ء☆(۱۶)فرقہ واریت کیا ہے؟ (حیات)۱۷رنومبر ۱۹۶۸ء☆(۱۷)پنجاب میں اردو (حیات)۱۶رجولائی ۱۹۷۰ء☆(۱۸)فیض سے ماسکو میں ملاقات (حیات)۱۶رجولائی ۱۹۷۰ء☆(۱۹)ہندوستانی ادب پر لینن ازم کا اثر (حیات)۱۶رجولائی ۱۹۷۰ء☆(۲۰)ہندوستان کی تاریخ میں فرقہ واریت کا زہر (حیات)۱۶رجولائی ۱۹۷۰ء☆(۲۱)ہندوستان کی قومی زندگی میں مسلمانوں کا تاریخی رول (حیات)۱۶رجولائی ۱۹۷۰ء☆(۲۲)سرگزشت (حیات)۱۱رنومبر ۱۹۷۳ء☆(۲۳)طویل اور مسلسل سفر کی کہانی (حیات)۱۱رنومبر ۱۹۷۳ء☆(۲۴)مسلم لیگ سے خطاب (قومی جنگ)۲۰رستمبر ۱۹۴۲ء☆(۲۵)سوویت روس کی قوموں کا مستحکم اتحاد (انقلاب نمبر) یکم نومبر ۱۹۴۲ء☆(۲۶)حق خود ارادیت کی جدوجہد (انقلاب نمبر) نومبر ۱۹۴۲ء☆(۲۷)برطانیہ اور مغربی یورپ کے ممالک کے درمیان کشمکش (عوامی دور)۱۷رمارچ ۱۹۶۳ء☆(۲۸)ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں ترقی پسند ادب کا رول (حیات)۲۵رجنوری ۱۹۷۰ء☆(۲۹)اردو میں کیمونسٹ صحافت (حیات)۱۱رنومبر ۱۹۷۳ء ☆ (۳۰) دیرینہ دوست اور رفیق کار: کنور محمد اشرف (حیات)۱۶ردسمبر ۱۹۷۳ء☆(۳۱)شیکسپیئر: دنیا کا عظیم شاعر اور ڈرامہ نگار (حیات)۱۳رمئی ۱۹۶۴ء☆(۳۲)شکسپیئر کے ساتھ ایک شام؛ دہلی کی بول چال کی زبان کیا ہے (حیات)۱۵رنومبر ۱۹۶۴ء☆(۳۳)ہندوستان کی تاریخ نویسی میں فرقہ واریت کا زہر (حیات)۹راپریل ۱۹۷۰ء☆(۳۴)افریقی ایشیائی ادیبوں کے قافلے کا سفر (حیات) مارچ ر۱۹۶۷ء☆(۳۵)سر اٹھا کر چھاؤں میں جو تیغ خنجر کے چلے (حیات)۱۹۷۱ء☆ (۳۶)احتشام حسین اور ترقی پسند تحریک (حیات) یکم جولائی ۱۹۷۳ء☆(۳۷)غالب میری نظر میں (حیات)۲۳رفروری ۱۹۶۹ء☆(۳۸)ادب اور زندگی: پرویز شاہدی کی یاد میں (حیات)۷راپریل ۱۹۶۸ء☆(۳۹)میرے پیکر تصور میں حیات تازہ ساری (حیات)۲۶رمئی ۱۹۶۸ء☆(۴۰)ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل: پہلی قسط (حیات) ۲۱ رجولائی ۱۹۶۸ء☆(۴۱)ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل (حیات) یکم دسمبر ۱۹۶۸ء☆(۴۲)ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل (حیات)۸ردسمبر ۱۹۶۸ء☆(۴۳)حیات کے پانچ سال: اداریہ (حیات)۱۷رنومبر ۱۹۶۸ء☆(۴۴)قومی آزادی کی تحریک اور قومی ادب (حیات)۱۷رمئی ۱۹۶۷ء☆(۴۵)نیا اعلان: ادیبوں کی نئی ذمہ داریاں؛ الیفروایشیائی ادیبوں کی تیسری کانفرنس (حیات)۱۴رمئی ۱۹۶۷ء☆(۴۶)ایلیا اہرن برگ (حیات)۱۷ردسمبر ۱۹۶۷ء☆(۴۷)تامل ادیبوں اور فن کاروں کی کانفرنس میں اردو کے مطالبے کی تائید (حیات)۲۳رجون ۱۹۶۸ء☆(۴۸)سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے: سفر نامہ؛ پہلی قسط (حیات) ۱۷ رنومبر ۱۹۶۸ء ☆(۴۹)سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے: سفر نامہ؛ دوسری قسط (حیات) یکم دسمبر ۱۹۶۸ء☆(۵۰) سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے: سفر نامہ؛ تیسری قسط (حیات) ۸ردسمبر ۱۹۶۸ء

☆(۵۱)سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے: سفرنامہ؛ چوتھی قسط (حیات) ۲۲/دسمبر ۱۹۶۸ء

☆ (۵۲)سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے: سفرنامہ؛ پانچویں قسط (حیات) ۵/جنوری ۱۹۶۹ء ☆(۵۳)سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے: سفرنامہ؛ چھٹی قسط (حیات) ۱۳/جنوری ۱۹۶۹ء ☆(۵۴)ترقی پسند تحریک کے مسائل (حیات) ۲ /اکتوبر ۱۹۶۶ء ☆(۵۵)جنگ اور دانشوروں کے فرائض (حیات) ۷/نومبر ۱۹۶۵ء ☆(۵۶)فن کار اور جدوجہد حیات: نئی کتابوں پر تبصرہ (حیات) ۷/نومبر ۱۹۶۵ء ☆(۵۷)ترقی پسند تحریک کے ۳۰ سال (۱) (حیات) ۲۷/دسمبر ۱۹۶۵ء ☆(۵۸)ترقی پسند تحریک کے ۳۰ سال (۲) (حیات) ۲/جنوری ۱۹۶۶ء ☆(۵۹)ترقی پسند تحریک کے ۳۰ سال (۳) (حیات) ۱۶/جنوری ۱۹۶۶ء ☆(۶۰)ترقی پسند تحریک کے ۳۰ سال (۴) (حیات) یکم مئی ۱۹۶۶ء ☆(۶۱) کیا ادیبوں کی تنظیم ہونی چاہیے: محبّ وطن ہندوستانی ادیبوں کی ذمہ داری (حیات) ۳/جنوری ۱۹۶۵ء ☆(۶۲)ترقی پسند تحریک اور اس کے معترضین (حیات) ۲۴/جنوری ۱۹۶۵ء ☆(۶۳) پنجابی ادیبوں کی کانفرنس (حیات) ۲۴/فروری ۱۹۶۵ء ☆(۶۴) آگرہ کی ترقی پسند مصنفین کی کانفرنس نئے عہد میں ترقی پسند تحریک کے نئے تقاضے (حیات) ۷/مارچ ۱۹۶۵ء ☆(۶۵) دلی میں انڈو پاک مشاعرہ: پاکستانی شاعری کا نیا موڑ سردار جعفری کا مطالبہ۔ اردو کو ہندوستان میں بحال کرو (حیات) ۱۴ /مارچ ۱۹۶۵ء ☆(۶۶)سوشلسٹ سماج میں دانشوروں کی اہمیت سوویت کیمونسٹ پارٹی کے اخبار ''پرا ودا'' کا فکر انگیز مقالہ (حیات) ۲۱/مارچ ۱۹۶۵ء ☆(۶۷)داستان زندگی کا ایک: کتابوں کے بارے میں (حیات) ۱۱/اپریل ۱۹۶۵ء ☆(۶۸)اردو کی ترویج وحفاظت سے ہندی کی ترقی بھی وابستہ (خصوصی ضمیمہ اردو کی تائید میں) اپریل ۱۹۶۵ء ☆(۶۹) برلن میں ادیبوں کا بین الاقوامی اجتماع: جنگ کے خطرات کے خلاف دانشوروں کے اتحاد کی ضرورت (حیات) ۱۶/مئی ۱۹۶۵ء ☆(۷۰)سوویت یونین میں چند دن ایفروایشیائی ادیب کی جھلکیاں، گھانا اور سوڈان کے ادیبوں سے ملاقات (حیات) ۵/ستمبر ۱۹۶۵ء ☆(۷۱)جواہر لال نہرو (حیات) ۱۴/جون ۱۹۶۴ء ☆(۷۲)مخدوم کی نظم ''لخت جگر'' پر سرکاری عتاب (حیات) ۲۰/ستمبر ۱۹۶۴ء ☆(۷۳)لاطینی امریکہ کا ادب (حیات) ۱۱/اکتوبر ۱۹۶۴ء ☆(۷۴)اردو کی بقا کے لیے جدوجہد (حیات) ۱۸/اکتوبر ۱۹۶۴ء ☆(۷۵)جدید آرٹ کے مسائل مصلح احمد کی نمائش (حیات) یکم نومبر ۱۹۶۴ء۔ ☆(۷۶)عالمی ادیبوں کی میٹنگ میں اردو ادباء (حیات) ۲۲/نومبر ۱۹۶۴ء ☆(۷۷)دہلی کا ایک معیاری مشاعرہ (حیات) ۲۹/نومبر ۱۹۶۴ء ☆(۷۸)ایک پنکھڑی کی تیز دھار: شمشیر سنگھ کا ناول (حیات) ۳/اپریل ۱۹۶۶ء ☆(۷۹)ہندوستان و پاکستان کے دانشوروں کی ذمہ داری: تاشقند اعلان کے بعد (حیات) ۱۹۶۴ء ☆(۸۰)تاشقند نگاہ کرم وادا ہاے دلربا اینجاست؟ (حیات) ۱۹۶۵ء

☆ (۸۱)ترقی پسند ادبی تحریک کے مسائل کل ہند کانفرنس سے پہلے تبادلہ خیال کی ضرورت (حیات) ۱۹۶۴ء ☆(۸۲)مہا کوی ٹیگور (حیات) ۱۹۶۶ء ☆(۸۳)ہندوستانی تہذیب کا ارتقا () ۱۹۵۶ء ☆(۸۴)موشی کانفرنس (عوامی دور) یکم مارچ ۱۹۶۳ء ☆(۸۵)کل ہند ترقی پسند مصنفین کی پہلی کانفرنس (حیات) ۱۹۳۶ء ☆(۸۶)کل ہند ترقی پسند مصنفین کی دوسری کانفرنس (حیات) ۱۹۳۸ء ☆(۸۷)کل ہند ترقی پسند مصنفین کی تیسری کانفرنس (حیات) ۱۹۴۲ء ☆(۸۸)کل ہند

ترقی پسند مصنفین کی چوتھی کانفرنس (حیات) ۱۹۴۳ء☆(۸۹) قاہرہ میں افروایشیائی ادیبوں کی دوسری کانفرنس کے تاثرات (عوامی دور) ۱۸/اپریل ۱۹۶۲ء☆(۹۰)ادب اور عوامی زندگی :تقریر (عوامی دور) ۱۹/اگست ۱۹۶۲ء☆(۹۱) ترقی پسند ادیب اور موجودہ حالات : غلط اعتراض کا جواب (عوامی دور) ۲۳/دسمبر ۱۹۶۲ء☆(۹۲) ڈائریکٹ ایکشن سے عارضی حکومت تک: لیگ کے لیڈر سامراج سے سمجھوتے کی کوشش کرتے رہے (نیاز مانہ) ۷/نومبر ۱۹۴۶ء۔۵

سجاد ظہیر پر کتابیں:

بنے بھائی، عبدالقیوم ابدانی، رانچی: مکتبہ انجمن، ۱۹۸۶ء، ۱۷۷ص

بنے میاں، عتیق احمد، کراچی: نیو مجاز پریس، نومبر ۱۹۹۱ء، ۲۰۸ص

سجاد ظہیر: ادبی خدمات اور ترقی پسند تحریک، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، نئی دہلی: ساہتیہ اکیڈمی، ۲۰۰۸ء

سجاد ظہیر، قمر رئیس، نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی

مغنئ آتش نفس: سجاد ظہیر، سبط حسن، مرتبہ، ڈاکٹر سید جعفر احمد، کراچی: مکتبہ دانیال

سید سجاد ظہیر: مارکسی دانشور اور کمیونسٹ رہنما، عبدالرؤف ملک، پیپلز پبلشنگ ہاؤس

لندن کی ایک رات، خصوصی مطالعہ اور تجزیہ مع حیات و خدمات سجاد ظہیر، ڈاکٹر محمد فیروز، دہلی ساقی بک ڈپو، ۲۰۰۶ء، ۱۷۶ص

رسائل کے خاص نمبرز

❁ ماہنامہ، گنگ وجمن، کانپور، سجاد ظہیر نمبر، جلد ا، شمارہ ۸، ۹، ۱۰، جون، جولائی، اگست ۱۹۷۶ء

مشمولات:

☆ فہرست، ۱☆اداریہ (کرتار سنگھ گیانی گویا) ۳☆پیغام (ایم چنا ریڈی، گورنر اتر پردیش) ۴☆خط (دیریندر سروپ ،چیئر مین اتر پردیش کونسل لکھنؤ) ۵☆خط (عمار رضوی ،وزیر تعلیم و پارلیمانی امور لکھنؤ) ۶☆بہاراں کا سفیر (نظم) (مجروح سلطان پوری) ۷☆سجاد ظہیر (نشور واحدی) ۸☆رزم اور بزم کا ساتھی (مقالہ) (فیض احمد فیض) ۹☆ترقی پسند ادب کا قافلہ سالار (مقالہ) (پنڈت آنند نرائن ملا) ۱۰☆ترقی پسند ادب کا رہنما (مقالہ) (غلام ربانی تاباں) ۱۱☆رقص شرر (مقالہ) گل عقیدت (قطعہ) (علی سردار جعفری) (انگریزی سے ترجمہ) ۱۲☆نیا رہبر (نظم) (ڈاکٹر سلام سندیلوی) ۱۷☆وہ خوشبو ہی خوشبو تھا صبا لے گئی اُس کو (نظم) (ساغر نظامی) ۱۸☆سرگزشت (مقالہ) (سید سجاد ظہیر) ۱۹☆چراغ میکدہ (نظم) (وامق جونپوری) ۲۴☆مہاکوی ٹیگور (مقالہ) (سید سجاد ظہیر) ۲۶☆جام الوداعی (نظم) (فیض احمد فیض) ۲۹☆فکر و عمل کا مخلص رہنما (مقالہ) (سید احتشام حسین) ۳۰☆سجاد ظہیر کی ادبی خدمات (مقالہ) (ڈاکٹر محمد حسن) ۳۳☆مرا سلام تمہیں اے مجاہدان حیات (نظم) (ساحر لدھیانوی) ۴۲☆پاکستانی کیمونسٹ پارٹی کا مسیحا (مقالہ) (سبط حسن) ۴۳☆سجاد ظہیر چند یادیں (مقالہ) (ملک راج آنند) ۴۵☆رشتۂ لوح وقلم

(نظم)(پریم وار برٹنی)۵۴☆سجاد ظہیر اور ان کے نظریۂ حیات کے بارے میں (مقالہ)(اویس احمد دوراں)۵۵☆بنے بھائی (مقالہ)(جگن ناتھ آزاد)۶۰☆سیف زباں (نظم)(ڈاکٹر مغیث الدین فریدی)۶۳☆بنے بھائی ایک مثالی انسان (مقالہ)(اسلم ہندی۔ایم اے)۶۴☆خطوط زنداں (مقالہ)(مناظر عاشق ہرگانوی)۶۷☆سر آمد روز گار آں فقیرے (نظم)(ڈاکٹر اجمل اجملی)۷۲☆سجاد ظہیر اور ترقی پسند تحریک (مقالہ)(ڈاکٹر قمر رئیس)۷۳☆بنّے بھائی (مقالہ)(بھشم ساہنی،ترجمہ عبدالحمید ایم اے)۸۳☆سجاد ظہیر اپنی تحریک سے زیادہ عظیم تھے (فراق گورکھ پوری سے انٹرویو)(علی احمد فاطمی)۸۶☆نغمۂ جمہور (نظم)(واصف عابدی سہارنپوری)۹۱☆سجاد ظہیر یادوں کے آئینہ میں (مقالہ)(ظہیر ناشاد دربھنگوی)۹۳☆ دہلی میں ترقی پسند ادیبوں کا یادگار اجتماع (رپورٹ)(ڈاکٹر قمر رئیس)۹۷☆توانا اور باشعور ادبی تحریک کا رہنما (مقالہ)(احمد ندیم قاسمی)۱۰۹☆بنّے بھائی (مقالہ) (ظ۔انصاری) ۱۱۱☆سجاد ظہیر بحیثیت شاعر (مقالہ)(سید جعفر عباس)۱۱۹☆سید سجاد ظہیر کی تخلیقات پر ایک طائرانہ نظر (مقالہ)(سید حسن امام)۱۲۵☆سجاد ظہیر (نظم)(عالمتاب تشنہ)۱۳۶

- ''افکار'' کراچی مدیر صہبا لکھنوی شمارہ دسمبر ۱۹۷۳ء۔۶
- کتابیں جن سجاد ظہیر کا تذکرہ ہے۔
- ان میں اردو کی ادبی تاریخیں شامل نہیں:
- آج کا اردو ادب۔ابواللیث صدیقی،علی گڑھ:ایجوکیشنل بک ہاؤس،۱۹۷۵ء
- اردو تھیٹر،حصہ سوم،ڈاکٹر عبدالعلیم نامی،کراچی:انجمن ترقی اُردو پاکستان ۱۹۶۲ء ص ۲۱۴
- اردو میں ترقی پسند ادبی تحریک،خلیل الرحمٰن اعظمی،علی گڑھ:ایجوکیشنل بک ہاؤس ۱۹۸۴ء ص ۳۲
- استفادہ،عتیق احمد،پشاور:مکتبہ ارژنگ ۱۹۸۱ء ص ۱۴۰
- تذکرۂ معاصرین،جلد دوم،مالک رام،نئی دہلی:مکتبہ جامعہ لمیٹڈ ۱۹۷۶ء ص ۱۷۹
- جامع اردو انسائیکلو پیڈیا،جلد ا،ادبیات،نئی دہلی:قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،۲۰۰۳ء،ص ۳۰۶،۳۰۷
- دلی والے،مرتبہ،ڈاکٹر صلاح الدین،دہلی:اُردو اکادمی ۱۹۸۶ء ص ۲۱۸
- سجاد ظہیر کی تنقید نگاری،عرضِ اظہار:تنقید پر تنقید،محمد رضا کاظمی،کراچی:الفاظ فاؤنڈیشن ۲۰۱۳ء ص ۴۷۔۴۸
- فیروز سنز اردو انسائیکلو پیڈیا۔لاہور:فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ،تیسرا ایڈیشن۔طبع دوم،جولائی ۱۹۸۷ء،ص ۵۷۵
- یادِ رفتگاں،جلد اول،ماہر القادری،طالب ہاشمی،مرتبہ،لاہور:البدر پبلی کیشنز مارچ ۱۹۸۴ء ص ۲۷۱۔۲۶۷

حواشی

۱۔ جامع اردو انسائیکلوپیڈیا، جلد۱، ادبیات، نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۰۳ء، ص ۳۰۶، ۳۰۷

۲۔ اردو افسانے میں انگارے کی روایت۔قمر رئیس۔گفتگو، ترقی پسند نمبر، ص ۴۹

۳۔ پریم چند کے خطوط سجاد ظہیر کے نام، نیا ادب، جنوری فروری ۱۹۴۰ء، ص ۲۲

۴۔ لندن کی ایک رات، خصوصی مطالعہ اور تجزیہ مع حیات و خدمات سجاد ظہیر، ڈاکٹر محمد فیروز ،دہلی ساقی بک ڈپو، ۲۰۰۶ء، ص ۵۰

۵۔ سجاد ظہیر: حیات اور ادبی خدمات'، ڈاکٹر نصیر الدین ازہر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی ۱۹۹۶ء، ۲۸۲ تا ۲۹۱

۶۔ ماہنامہ، گنگ و جمن، کانپور، سجاد ظہیر نمبر، جلد۱، شمارہ ۸، ۹، ۱۰، جون، جولائی، اگست ۱۹۷۶ء، ص ۱ تا ۲